تبصرہ کتب

نام کتاب: حیات قلندر شہباز

مصنف: ڈاکٹر حیدر سندھی

تبصرہ نگار: ڈاکٹر محمود الحسن

صفحات: ۳۹۴

قیمت: ۳۰۰/-

ناشر: قومی ادارہ برائے تحقیق برائے تاریخ وثقافت، سنٹر آف ایکسیلینس، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کا یہ عظیم معجزہ ہے کہ اس کا چشمہ کبھی خشک نہیں ہونے پاتا۔ ایمان وایقان کے جاں فزا جھونکے ہر آن چلتے رہتے ہیں۔ اس کی صداقت کا نمایاں نشان یہ بھی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے عالی مرتبت اولیاء اللہ پیدا ہوتے رہے ہیں جن کے دم قدم سے اسلام کی روشنی کبھی ماند نہیں پڑی۔ یہ صلحائے امت اور اولیائے ذی مرتبت حق تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جن سے منزل مقصود کا سراغ ملتا ہے اور جن کے نفوسِ قدسیہ سالکِ راہ حقیقت کے لئے منارۂ نور ثابت ہوتے ہیں۔

اسلام کی ترویج واشاعت کے ضمن میں جن صوفیائے کرام نے گراں بہا خدمات انجام دی ہیں ان میں حضرت مخدوم محمد عثمان المعروف بہ لعل شہباز قلندرؒ کا نامِ نامی خصوصی مقام ومرتبے کا حامل ہے۔ آپ کی ذات والا صفات نے وادیٔ سندھ میں ایمان وعمل کی جس قندیل کو روشن کیا تھا اس کی تابناک شعاعیں آج بھی ہر ذرے کو حلقۂ نور میں لئے ہوئے ہیں۔ آج بھی جلیل اور بلند مرتبت قلندر کے روحانی فیوض سے ایک عالم فیض یاب ہو رہا ہے۔ اس مادّی دور میں قلندر شہباز کی تعلیمات اور روح پرور اشعار دلوں کے زنگ کو دور کر کے روحانیت کے کیف آگیں اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ آپ کی ذاتِ گرامی اہلِ پاکستان کے لئے عموماً اور باشندگانِ سندھ کے لئے خصوصاً بے پایاں عقیدت ومحبت کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ ایک زمانہ ہے جو آپ کی روحانی برکات سے مالا مال ہو رہا ہے۔

اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ حضرت قلندر لعل شہبازؒ جیسی بزرگ ترین ہستی کی ایک جامع سوانح مرتب کی جاتی جس میں آپ کی مقدس ومتبرک زندگی کے جملہ حالات وکوائف کے ساتھ ساتھ تعلیمات اور روح پرور کلام کو بھی یکجا کر دیا جاتا تاکہ عقیدت مندانِ قلندر شہباز کی معلومات میں موثر اضافہ ہوتا۔

مقام مسرت ہے کہ دورِ حاضر کے ایک مشاق مورخ اور ممتاز دانشور پروفیسر ڈاکٹر غلام حیدر سندھی نے اس عظیم کام کا

بیڑا اٹھایا اور ''حیات قلندر شہبازؒ'' کے عنوان سے ایک جامع کتاب تحریر فرمادی۔ مصنف صوفی' معلم' شاعر اور صاحب کشف و کرامات حضرت لعل شہبازؒ کے حالات زندگی کو اس طرح دائرہ نور میں لائے ہیں۔ کہ ہر گوشۂ حیات قلندر قارئین کے دیدۂ ودل کو پُرنور کررہا ہے۔ تقریباً چار سو صفحات پر مبنی اس کتاب میں حضرت شہبازؒ کے کارنامۂ حیات کے ساتھ ساتھ اس دور کی تاریخی، معاشرتی، تہذیبی اور سماجی زندگی کے جلوے پوری تابناکی کے ساتھ سامنے آگئے ہیں۔ مزید برآں، اس تحقیقی کتاب میں بعض دیگر اولیائے کرام کے مختصر حالات زندگی بھی پیش کئے گئے ہیں۔ اس طرح ڈاکٹر حیدر سندھی کی اس تصنیف کی افادیت دوچند ہو گئی ہے۔

حضرت لعل قلندر شہبازؒ کے بے شمار عقیدت مندوں کو غالباً اس حقیقت کا علم نہیں ہوگا کہ آپ اعلیٰ درجے کے شاعر تھے۔ حضرت مروندی نے اس زمانے کی مروج زبان فارسی میں اپنے فکر انگیز خیالات اور عارفانہ نکات کا جس خوبصورت لہجے میں اظہار فرمایا ہے' اس کے مطالعہ سے ہی پتہ چلتا ہے کہ تصوف کے ساتھ ساتھ فلسفۂ حیات اور رموز کائنات جیسے موضوعات پر آپ کا خاصا عبور تھا۔

زیر نظر کتاب کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ حضرت قلندر شہبازؒ کے عارفانہ کلام کا نہایت خوبصورت انتخاب بہ زبان فارسی پیش کردیا گیا ہے اور ساتھ میں اس کا سلیس اردو میں ترجمہ بھی درج کردیا گیا ہے۔ اہلِ ذوق یقیناً مندرج کلامِ بلاغت نظام سے مستفید ہوں گے۔ بطور نمونہ از خروارے میں حضرت قلندر شہبازؒ کے چند فارسی کلام اور ان کا اردو ترجمہ پیش کررہا ہوں۔

بدنیا دل نہ بند دہر کہ مردست
کہ دنیا برسر اندوہ وردست
برو بیرون گورستان نظر کن
کہ این دنیا حریفان راچہ کردست

(ایک عقل مند دنیا سے دل نہیں لگاتا، اس لئے کہ دنیا سراسر درد و رنج کا گھر ہے۔ جا اور قبرستان کا نظارہ کرکہ اس دنیا نے حریفوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔)

حریفا ہر وصلِ دلبر عیار می رقصم
ز ذوق ودیدنش در کوچہ و بازار می رقصم

رووم در کوئے بدنامے نوازم ساز عشقشرا
سری ہر تار سازش ہر نفس صد بار می رقصم
برقصم من بذوقِ دلبری دلبر نمی رقصد
نگاھی کن چہ سان دردیدۂ عیارمی رقصم

(اے حریفو! میں اپنے محبوب کے وصال کی خوشی میں رقص کر رہا ہوں۔ اس کو دیکھنے کے شوق میں کوچہ و بازار میں رقص کر رہا ہوں۔ میں بدنامی کے کوچے میں عشق کے ساز بجا رہا ہوں۔ ساز کے ہر تار پر اور ہر نفس پر رقص کر رہا ہوں۔ میں محبوب کی خاطر رقص کر رہا ہوں، مگر وہ خود رقص نہیں کرتا۔ ذرا ایک نظر ڈال کہ میں کس طرح کی آنکھوں میں محوِ رقص ہوں۔)

در سخن گفتن زبان ست لا تقل دم درمزن
خاموشی سر نہان ست لا تقل دم درمزن
از جفائے دہر گر خواہی اخلاص بہر آن
خاموشی حسن امان ست لا تقل دم درمزن
محنت و درد بلا وغیظ و امراض و قلوب
جملہ از شومی زبان ست لا تقل دم درمزن
درد وعالم آبرروئے مرد اندر خاموش است
این شرف بیشک عیاں لا تقل دم درمزن

(گفتگو میں بہت برائیاں مضمر ہیں۔ پس خاموشی اختیار کر۔ خاموشی ایک پوشیدہ راز ہے۔ خاموش رہ اور بے فائدہ گفتگو سے اجتناب کر۔ اگر اس ظالم و ستم کار دنیا کی ستم کاریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو امان صرف اور صرف خاموشی میں پنہاں ہے۔ پس زیادہ گفتگو سے اجتناب کرو اور خاموشی اختیار کرو۔ تمام دکھ درد و امراض قلب دراصل زبان کے نجس اثرات ہیں۔ اس لئے خاموشی کو اپنی عادت بنا اور بے فائدہ گفتگو سے پرہیز کر۔ ہر دو جہاں میں انسان کی قدر و منزلت اس کی خاموشی میں پنہاں ہے۔ یہ عظمت و بزرگی بغیر

کسی شک وتردید کے ہے۔پس اے انسان زیادہ گفتگو سے اجتناب کر۔)

بس کبر از کرم مسلمان گردی
یک کبر دگر کنی مسلمان چہ شود

(بہت سے متکبر اور سٹھیائے ہوئے لوگ تیرے کرم سے مسلمان ہو گئے ہیں۔ایک احسان اور کر اور مسلمانوں کو ہدایت دے۔)

مقام مسرت ہے کہ نواب شاہ (سندھ) کے نواحی علاقے کے رہنے والے اور قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد کے قومی ادارہ برائے مطالعۂ پاکستان کے سابق ڈائرکٹر، پروفیسر ڈاکٹر غلام حیدر سندھی نے صوبۂ سندھ کے مشہور صوفی بزرگ حضرت لعل شہباز قلندرؒ کی حیات وخدمات کا نہایت مبسوط انداز میں احاطہ کیا ہے۔تقریباً ۴۰۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کو قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد نے نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے۔سرورق پر حضرت قلندر شہبازؒ کے مقبرے کی چہار رنگی تصویر قاری کے دیدۂ دل کو مسحور کئے دیتی ہے۔